آج کل کے اِس مادی و الحادی دَور میں جب مذہبی ماحول کا فقدان ہے ، چالاکی اور دغا بازی کو ہوشیاری کا نام دیا جا رہا ہے ۔ جھوٹ اور مکر و فریب کو بیدار مغزی سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ امام رازیؒ اور غزالیؒ سے گزُر کر ملٹن اور گوئٹے سے عہد و پیمانِ وفا باندھے جا رہے ہیں محمدؐ کی بجائے ماؤ کو اپنا نجات دھندہ تسلیم کیا جاتا ہے ۔ کعبہ کو چھوڑ کر ماسکو اور واشنگٹن کو قبلہ ٹھہرایا جا رہا ہے ۔ مارکس اور ہٹلر کے بنائے ہوئے دستورِ حیات کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اور محمد عربیؐ کی تعلیمات کو مُلّا ازم کا نام دے کر اسلام سے فرار کی راہیں تلاش کی جا رہی ہیں ۔ عقل مند کو بے وقوف اور بے وقوف کو عقل مندی نہیں دانش ور کا نام دیا جا رہا ہے ۔ با اختیار لوگ مظلوم عوام کے آنسوؤں سے ظالم کے قہقہوں کو ہوا دیتے ہیں اور با اختیار لوگوں کو جیبی اور نفسی عیش و عشرت کا سامان مہیا کرنے والے دسیسہ کار ، زندگی کے ہر شعبے میں دندناتے پھرتے ہیں ۔ سُود کو منافع اور رشوت کو حق کہتے ہوئے کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی ۔ شب کور نقادوں کی طرف سے اپنی نفسی کوتاہیوں کا جواز پیدا کرنے کے لئے شعائرِ اسلام کو ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے ۔ ہم صرف اسی لئے مسلمان ہیں کہ والدین نے ہمارا نام مسلمانوں جیسا رکھ دیا تھا ، باقی کردار کا دُور دُور تک نشان نہیں ملتا ۔ ایسے گئے گزرے دَور میں انتہائی ضرورت ہے کہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کیا جائے ، اسلام کی حقیقی رُوح کو عملی طور پر زندگی کے ہر شعبے میں جاری و ساری کیا جائے ۔ کہ ؎

محمدؐ کی غلامی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نئی مطبوعات

مرزائیت کے قلعہ کو مسمار کرنے کیلئے عظیم ہتھیار

- عقیدۂ ختمِ نبوت علم و عقل کی روشنی میں -/۱۸ روپے
  مولانا محمد اسحٰق صدیقی
- اسلام اور مرزائیت — مولانا محمد عبداللہ -/۱۲ روپے
- قادیانیوں کے دجل و فریب کے شکار مسلمانوں کو دعوتِ حق -/۲۵ روپے
  مولانا محمد عبداللہ

ان کا مطالعہ تحریکِ ختمِ نبوت کے ہر کارکن کے لئے انتہائی ضروری ہے ۔

مولانا محمد عبدالحق چوہان
گلشن معاویہ ۔ رحیم یار خان

تلخ و شیریں

قسط دوئم

اور اس کے بعد تحریر کرتے ہیں :

"جنگِ صفین کے معاملہ میں ایک علاقے کا گورنر مطالبہ کرتا ہے کہ میں چونکہ مقتول کا رشتہ دار ہوں اس لئے قاتلوں کو میرے حوالہ کیا جائے اور دوسرے یہ کہ معزول کئے جانے پر تلوار اُٹھائے حضرت معاویہ کے یہ دونوں مطالبے غلط تھے ۔ گورنری کوئی موروثی جاگیر نہیں ہے اور بیس بائیس برس تک حضرۃ معاویہ کا گورنر رہنا بھی دُرست نہیں تھا ۔"

مضمون کے اس حصّہ میں مودودی نے حضرۃ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس پر تین الزامات سے اپنی عقربی صفت کا مظاہرہ کیا ہے ۔ اوّل یہ کہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلینِ عثمان کو میرے حوالہ کرو ۔ تاریخی روایات مودودی کے اس الزام کی تکذیب کرتی ہیں کیونکہ کتب تاریخ میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حادثہ جمل کے بعد سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے توسط سے حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بیعۃ کرنے کے لئے ایک مراسلہ تحریر کیا ۔ حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسکے جواب میں فرمایا ۔ "کہ اس وقت سب سے پہلے قاتلینِ عثمان سے اخذ قصاص ضروری امر ہے" ۔ اور بیعۃ سے بھی اِنکار کیا کیونکہ ان کے نزدیک حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی خلافۃ آئینی حیثیت سے منعقد نہیں ہوئی تھی ۔

ورجع علی الی الکوفۃ	حضرۃ علی رضی اللہ عنہ (حادثہ جمل کے بعد)
التی جعلها مقر	اپنے دار الخلافۃ کوفہ کی طرف واپس آئے تو آپ
خلافتہ فارسل جریر بن	نے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کو معاویہ
عبد اللہ البجلی الی	رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی طرف روانہ کیا
معاویۃ بالشام یدعوہ	اور ان کے توسط سے ان سے مطالبہ کیا کہ
الی الدخول فیما دخل	وہ حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی بیعۃ میں داخل
فیہ الناس ولیعلمہ باجتماع	ہو جائیں جس طرح کہ دُوسرے لوگ داخل

المهاجرين والانصار على بيعته فامتنع معاوية حتى تقتل قتلة عثمان حيث كانوا ثم يختار المسلمون لانفسهم اماماً لانه رأى ان بيعة على لم تنعقد لافتراق الصحابة اهل الحل والعقد فى الآفاق ولا تتم البيعة الا باتفاقهم ولا تلزم بعقد من تولاها من غيرهم او من القليل منهم فجعل رضى الله عنه القصاص من قتلة عثمان اول واجب على المسلمين

[اتمام الوفاء ص۲۲۶]

ہو چکے ہیں اور ساتھ یہ اطلاع بھی دی کہ مہاجرین وانصار نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی بیعت پر اجماع کرلیا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے سے اس وقت تک انکار کیا جب تک قاتلین عثمان کو تلاش کرکے قتل نہ کیا جائے اور اس کے بعد مسلمانوں کو اختیار دیا جائے تاکہ وہ خلیفہ کا انتخاب کریں، اس لئے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تاہنوز منعقد نہیں ہوئی کیونکہ اہل حل وعقد صحابہ ملک کے مختلف گوشوں میں منتشر ہیں جبتک انکا اتفاق نہ ہو اس وقت تک خلافت منعقد نہیں ہوسکتی اور اہل حل وعقد صحابہ کے علاوہ جن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت پر اجماع کیا ہے یا ان حضرات میں سے قلیل لوگوں نے آپکی بیعت کی ہے اس بیعت سے خلافت منعقد نہیں ہوسکتی۔ اور حضرت معاویہ کی یہ رائے تھی کہ اس وقت سب سے زیادہ اہم فریضہ مسلمانوں کے اوپر قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے اخذِ قصاص ہے۔

اور یہ رائے صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہیں تھی۔ بلکہ اکابر صحابہ کی ایک کثیر جماعت کی تائید بھی ان کو حاصل تھی ——

وكان كثير من الصحابة يرون

اکثر صحابہ کی رائے یہ تھی کہ اس وقت مسلمانوں

ان اوّل الواجبات علی المسلمین فی ھذا الوقت ھو تتبع قتلۃ عثمان والقصاص منھم اقامۃً لحدود اللہ ورأوا انہ لا یصلح تاخیرہ [اتمام الوفاء ص۱۲۳]	پر سب سے پہلے اور اہم یہ فرض ہے کہ قاتلین عثمان کو تلاش کر کے اللہ کے حدود کو قائم کرتے ہوئے ان سے خونِ ناحق کا بدلہ لیا جائے کیونکہ ان صحابہ کے نزدیک حدود اللہ کے قائم کرنے میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ۔

اسی بنا پر ان اکابر صحابہ نے حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تخلف اختیار کیا۔ حضرۃ سعد بن ابی وقاص حضرۃ سعید بن زید، حضرۃ عبد اللہ بن عمرو، حضرت اسامہ بن زید، حضرۃ مغیرہ بن شعبہ۔ حضرۃ عبد اللہ بن سلام۔ حضرۃ قدامہ بن مظعون۔ حضرت ابوسعید الخدری، حضرۃ کعب بن عجرہ، حضرت کعب بن مالک۔ حضرۃ نعمان بن بشیر، حضرۃ حسان بن ثابت، حضرۃ مسلمہ بن مخلد، حضرۃ فضالہ بن عبید رضوان اللہ علیہم اجمعین ——— ان حضرات یا ان کے علاوہ جن صحابہ نے بھی آپ کی بیعۃ سے تخلف اختیار کیا، ان میں سے کوئی شخص بھی اس بات کا قائل نہیں تھا کہ حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات میں خلافۃ کی صلاحیۃ نہیں بلکہ اس وقت پوری اُمۃ اس بات پر متفق تھی کہ سبقۃ اسلام، اسلامی خدمات۔ تدیّن تفقہ، اصابۃ رائے، تقویٰ اور پرہیز گاری، جیسے اوصافِ جلیلہ کے باعث آپ بدرجۂ اتم خلافۃ کے مستحق ہیں لیکن یہ تخلف اور اختلاف صرف اور صرف آپ کی پالیسی اور حزب سبائیت کے تغلب اور تسلط کے باعث تھا۔ ان غیر منقول سے یہ بات بالکل ہی واضح ہوجاتی ہے کہ حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اولاً یہی مطالبہ تھا کہ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے خود حضرۃ علی رضی اللہ عنہ قصاص لیں اور ان اشرار و مفسدین پر حدود اللہ قائم کریں کیونکہ حدود اللہ کے قائم کرنے میں کسی سبب سے بھی تاخیر نہیں کی جاسکتی، اور حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مُطالبہ کہ قاتلینِ عثمان کو ہمارے حوالہ کر دو، ثانوی حیثیت میں تھا۔ چنانچہ تاریخی روایات میں ہے کہ جب حضرۃ جریر رضی اللہ عنہ دمشق پہنچے اور حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا تو آپ نے ایک مجلس مشاورت طلب کی اور ان کے سامنے حضرۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا پیغام پیش کیا تو تمام مجلس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا۔

قالوا ان یبا یعوا حتی یقتل قتلۃ عثمان او ان یسلم الیھم قتلۃ عثمان	ان لوگوں نے اس وقت تک بیعۃ کرنے سے انکار کر دیا جب تک کہ قاتلینِ عثمان کو قصاص میں قتل نہ کیا جائے یا ان کو ان کے